معارف الحدیث

مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

خرید وفروخت کے متعلق احکام وہدایات

پھلوں کی فصل تیاری سے پہلے نہ بیچی، خریدی جائے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَنْ بَيْعِ الثِمَارِ حَتّٰى يَبْدُو صَلَا حُهَا نَهىَ الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِىْ. (رواہ البخاری ومسلم)

وَفِىْ رَوَايَةٍ لِمُسْلِم نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْ هُوَ وَ عَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَا مَنَ الْعَاهَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھلوں کی بیع سے اس وقت تک کہ ان میں پختگی آجائے آپ نے بیچنے والے کو بھی منع فرمایا اور خریدنے والے کو بھی۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اور اسی حدیث کی صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجوروں کی فصل کی بیع سے جب تک ان پر سرخی نہ آجائے اور کھیت کی بالوں کی بیع سے جب تک ان پر سفیدی نہ آجائے اور تباہی کا خطرہ نہ رہے۔

تشریح: جس طرح ہمارے ملک اور ہمارے علاقوں میں آم کے باغوں کی فصل آم تیار ہونے سے پہلے بہت پہلے بھی فروخت کردی جاتی ہے اسی طرح مدینہ منورہ وغیرہ عرب کے پیداواری علاقوں میں کھجور یا انگور کے باغات اور درختوں کے پھل تیاری سے پہلے فروخت کردیے جاتے تھے اور کھیتوں میں پیدا ہونے والا غلہ بھی تیاری سے پہلے فروخت کردیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی، کیوں کہ اس میں خطرہ اور امکان ہے کہ فصل پر کوئی آفت آجائے مثلاً تیز آندھیاں یا آسمان سے گرنے والے اولے غلہ کو یا پھلوں کو ضائع کردیں یا ان میں کوئی خرابی اور بیماری پیدا ہوجائے تو بیچارے خریدنے والے کو بہت نقصان پہنچ جائے گا پھر اس کا بھی خطرہ ہے کہ قیمت کی ادائیگی کے بارہ میں فریقین میں نزاع اور جھگڑا پیدا ہو۔ بہرحال اس بیع فروخت میں یہ کھلے ہوئے مفاسد اور خطرات ہیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی۔ آگے درج ہونے والی حدیث میں اس کی مزید وضاحت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَم عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَزْ هِىَ، قِيْلِ وَمَاتَزْ هِىَ؟ قَالَ حَتّٰى يَحْمَرَّ، وَقَالَ اَرَاَ يْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَمْرَةَ بِمَا يَا خُذُ اَحَدُ كُمْ مَالَ اَخِيْهِ. (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا تا آنکہ ان پر رونق آجائے عرض کیا گیا کہ رونق آجانے سے کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ سرخی آجائے۔ (اس کے بعد) آپ نے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ پھل عطا نہ فرمائے (یعنی بحکم خداوندی کسی آفت سے پھل تیار ہونے سے پہلے ضائع ہوجائیں) تو بیچنے والا کس چیز کے عوض میں (خریدنے والے) اپنے بھائی سے مال وصول کرے گا۔ (صحیح بخاری ومسلم)

تشریح: علماء نے لکھا ہے کہ اگر پھل میں ایسا نقصان ہوگیا ہے کہ خریدار کو کچھ بھی نہیں بچا سب برباد ہوگیا تو باغ فروخت کرنے والے کو چاہیے کہ قیمت بالکل نہ لے اور لے چکا ہے تو واپس کردے اور اگر ایسا نہیں بلکہ کچھ نقصان ہوگیا ہے تو اس کا لحاظ کر کے قیمت میں تخفیف اور کمی کردے۔ ان احکام کی روح یہ ہے کہ ہر ایک کی خیر خواہی اور مناسب حد تک ہر ایک کے مفاد کی حفاظت کی جائے۔

چند سالوں کے لیے باغوں کی فصل کا ٹھیکہ نہ دیا جائے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهیٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الجَوائِح (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا (باغ کو) چند سالوں کے واسطے فروخت کرنے سے اور آپ نے حکم دیا ناگہانی آفات (کے نقصان) کو وضع کردینے کا۔ (صحیح مسلم)

تشریح: باغ کی فصل کئی سال کے لیے فروخت کرنے سے اسی لیے منع فرمایا گیا کہ معلوم نہیں کہ پھل آئے گا بھی یا نہیں اور باقی رہے گا یا خدانخواستہ کسی ناگہانی حادثہ کا شکار ہوجائے گا۔ ایسی صورت میں بیچارے خریدار کو سخت نقصان پہنچے گا اور وہ قیمت ادا کرنا نہ چاہے گا جس سے نزاع اور جھگڑا پیدا ہوگا جو سوخرابیوں کی جڑ ہے۔ دوسرا حکم اس حدیث میں یہ دیا گیا کہ اگر باغ کی فصل فروخت کی گئی اور پھلوں پر کوئی آفت آگئی تو باغ کے مالک کو چاہیے کہ نقصان کا لحاظ کر کے قیمت میں کمی اور تخفیف کردے۔

ظاہر ہے کہ ان سب احکام کا مقصد اہل معاملہ کی خیر خواہی اور ان کو باہمی اختلاف ونزاع سے بچانا اور ایک دوسرے کی ہمدردی وغمخواری اور ایثار وقربانی کا عادی بنانا ہے۔

(مطبوعہ: معارف الحدیث، ج: ۷، ص: ۱۲۳ تا ۱۲۵)